رجسٹرڈ نمبر ۱۹۶۲

THE AKHBAR AL-HAKAM

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

قیمت جو ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی

داخلہ بیرونجات دو روپیہ سالانہ

معاونین الحکم سے ۵ روپیہ

عام خریداروں سے ۶ روپیہ

اخبار الحکم

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴-۲۱-۲۸ کو شائع ہوتا ہے

چہ گویم باتو آنی چہار قادیان مینی * دو امینی شفا مینی غرض دارالامان مینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

جلد ۲۵ | مورخہ ہفتم ، ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء یوم یکشنبہ | نمبر ۲

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا نہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

دُعَا

اے خدا اے بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا ایک زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔

اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے ایسا بلوں کے مہیا کرنے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت و قوت سے باہر ہے۔

خدایا!

ہمکو خاص اپنے کام میں مشغول ہونیکی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیری ہی انصاف و داد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی شاکی اور آزردہ ہمکو نہ ہے ہمکو انس و محبت اگر ہو تو تجھی سے ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر میں وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف کسی زحمت و ایذا کے آنے پر صرف ہمیں صدمہ آجاوے بلکہ تیری قضا و قدر کے ساتھ بھی تحمل اور مصالحت ہمارا خوش کن مسلک ہو۔ صرف تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنیوالے ہوں اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے سیر اور لذت لے اور تیری ہی کتاب ہماری لیے رحمت و شفا ہونیکا باعث ہو۔ رات کو درمیانی سن سان گھڑیوں اذان کے آغاز میں ہمیشہ ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ ہمکلامی کی عزت حاصل ہو۔ دنیا جو تیری دین پاک سے غافل کرنیوالی ہو اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں۔ تیرے ہستی اور محبت کا آگاہ کرنیوالا ہو۔ تیری لقاء کا شوق عالم ہو۔ تیری ہی جناب کی طرف ہر وقت متوجہ ہیں گویا کہ ہر وقت حضرت کے لیئے تیار بیٹھے ہیں اور سخت سے سخت ایک بھی ہمکو تیرے حضور میں حاضر ہونے سے

اے ہمارے پروردگار

جو وعدہ تو نے ہمارے حق میں اپنے پیارے رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمیں عنایت فرما ہمکو روز قیامت کی رسوائی سے بچا۔

لاریب تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہیں ہوتا

الٰہی!

اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما۔

خدایا!

ہمارے مقصد و مہیں ہمکو کامیاب فرما اور ہم کو صدق دل سے توبہ و انابت الی اللہ کی توفیق دے اور ہماری توبہ کو قبول فرما۔ انک انت التواب الرحیم۔

الٰہی!

ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو تیرے ہی نام سے ہماری موت اور ہمارا آخری رجوع ہو۔

ہاں!

تیرے ہی لیئے ہماری زندگی اور موت ہو۔

خدایا

اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمیں عنایت فرما اور اپنی ملاقات کا ذوق و شوق ہمارے دلوں میں پیدا کر۔

الٰہ العالمین

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا فضل اور اپنا رحمت نازل فرما اور اپنی خاص مدد اور نصرت سے اسکو نواز۔

الٰہی بہت سے صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح فرما

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح فرما ہے رضیت لکم الاسلام دینا کی بشارت دینے والے اسلام اور مسلمانوں کی تائید اس اولوالعزم کے ذریعہ فرما جو تیرے برگزیدہ مامور مرسل مسیح موعود اور مہدی مسعود کا

حقیقی جانشین اور خلیفہ ہے

وہ جسکو تو نے آپ محمود فرمایا وہ جسکو تو نے قوموں کی رستگاری اور نجات کا ذریعہ قرار دیا۔

مولیٰ کریم!

قواس شخص اور جماعت کی نصرت فرما جو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تائید اور نصرت کرتی ہے وہ افریقہ میں ہو یا امریکہ میں مشرق میں ہو یا شمال میں غرض دنیا کے کسی بھی طبقہ اور حصہ میں ہو ہمکو بھی ہر قسم کے رحمت اور فضل کے وسائل مہیا کردے اور ہمکو انکی نصرت اللہ تائید کے توفیق دے۔

رَبَّ الْعٰلَمِیْن!

اس شخص کو ذلیل و رسوا کر جو تیرے پاک اسلام کی اہانت کرتا ہے مولیٰ کریم! ہمکو ایسے شخص کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہ ہو۔ اے رب رحیم مجھکو اس خدمت دین میں سچا اخلاص عنایت فرما اور میری ذریت کو بھی خدمت دین ہی کے لیئے مخصوص کر دے کہ یہی میری پہلی اور آخری تمنا ہے۔

اے اللہ العالمین

مجھے اور میرے ماں باپ کو ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھ اور اپنے فضل کے ساتھ زندہ رکھ اسی کے ساتھ ہی ہمیشہ موت دے اور ہمیشہ سوائے اپنے فضل کے کسی اور چیز کا محتاج نہ بنا۔ اے دعا کو قبول فرمانے والے ہماری دعا کو قبول فرما۔

انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

سال نو کے افتتاحی جلسے

ناظرین دفتر پرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو ✻

اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے جو اپنی زندگی میں **الحکم** کی پچیسویں **جلد** کا آغاز کر رہا ہوں اسی کا فضل و دستگیری فرمائے گا تو آئندہ مجھے اس خدمت کا شرف اور فخر حاصل ہونگا نہ صرف میری بلکہ بہتوں کی بھلائی اور رستگاری کا موجب ہے ✻

گر از حق تو فیق خیرے رسد
کے از بندہ خیرے بغیرے رسد
زباں را چہ گوئی کہ اقرار داد
بہ بیں تا زباں را کہ گفتار داد

✻

الحکم کے اس عہد جدید میں اسکی ترتیب میں کوئی تبدیلی نظر نہ آئے گی۔ میں اسی پرانے ڈھیر پر جا رہا ہوں کہ مجھے وہی **محبوب** ہے میں **عوام** مذاق کی پیروی نہیں کر سکتا اور نہ ہر آنریری میسیر کی (جو ایڈیٹر اخبار کو اپنے مذاق کی طرف متوجہ کرنے کو لکھتے ہیں) پیروی کر سکتا ہوں۔

الحکم جس **عہد سعادت** کی یادگار ہے یہ اسی یاد کو زندہ اور تازہ کرے گا کہ

اسکی **زندگی** کا یہی **مقصد** ہے

لیکن یہ کام جو **قوم** کی **غرض مشترک** ہے نہ تصرف ایڈیٹر کی ہی محنت پر موقوف ہے اور نہ **محض** قوم کی توجہ اور اعانت پر بلکہ ان دونو کو اخلاص کے ساتھ دعاؤں کی تقویت پہنچے تو یہ گاڑی کھنچ سکے گی ✻ ؎

ما بداں مقصد عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر پیش نہد لطف شما گامے چند

✻

الحکم میں سال قوم کی خدمت کس رنگ میں کس حد تک کر سکے گا؟ مجھے کچھ معلوم نہیں یہ منحصر ہے میری زندگی پر منحصر ہے میری صحت پر اور درحقیقت منحصر ہے **تو** پر کہ تو کریم کی توفیق اور فضل پر۔ پس اسکے کرم اور فضل پر بھروسہ کئے جا تک بیری طاقت اور سمجھ ہو گی میں اس کام میں اپنی زندگی کے دن گزاروں گا۔ اسلئے ناظرین سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل میرے شامل حال ہو کہ اس **خدمت دین** میں مجھے وہ صراط مستقیم دکھاوے جو اصل مقصد کی طرف لیجاوے

✻

سال کے آغاز میں فطرتاً امیدیں **جدت** اور نمو پیدا ہوتا ہے اسلئے میں بھی بہت سی امیدوں کے ساتھ ہی پرچہ کو شروع کرتا ہوں خدا میرا مددگار ہو۔ **آمین**۔

تین سال کے بعد اپنے سالانہ جلسہ میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت سے دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوا کرتا ہے گزشتہ تین سال سے ایڈیٹر **الحکم** اس مبارک تقریب میں شامل نہ ہو سکا اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے توفیق دی کہ وہ ان **برکات** اور **فیوض** میں حصہ لے سکے جو اس اجتماع پر ان ایام مبارکہ میں نازل ہوتی ہیں والحمد للہ علیٰ ذالک ✻

جلسہ کے حالات جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں یہ قلمی تصویر ان کے لئے شاید زیادہ دلچسپ اور دلکش نہ ہو اور نہ ان تمام اثرات کا کوئی مرقع پیش کیا جا سکتا ہے جو جلسہ میں انسانی قلب پر اسکے ظرف اور استعداد کے موافق ہوتے ہیں۔ اسلئے میں جلسہ کے حالات محض مختصر لکھتا ہوں کہ سال گزشتہ کا یہ ایک تاریخی واقعہ ہے علاوہ بریں میں صرف بعض نتائج کا ذکر کروں گا ✻

انتظام جلسہ جلسہ کا انتظام بہترین حالت کی طرف جا رہا ہے ہر ایک کام تقسیم محنت کے اصول پر ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اسقدر توجہ ہوتی ہے کہ باوجود اپنی علالت مصروفیت کے جو ان ایام میں ہوتی ہے روزانہ

دو مرتبہ تحریری رپورٹ

حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش ہوتی رہی ✻ آخری رپورٹ انکے گیارہ بجے یا اسکے بھی بعد بعض اوقات جاتی تھی ✻

کہنے کو یہ معمولی بات کہی جا سکتی ہے لیکن صرف یہی ایک امر تمام ناظمان جلسہ کو اپنے فرائض میں چست اور مصروف رکھنے کے لئے جس حد تک ضروری ہے وہ ظاہر ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس درج پر **مہمانوں** کو خدا تعالیٰ کی ایک **آیۃ** اور **نشان** سمجھ کر ہر طرح سے ان کے **آرام** اور **آسایش** کا خیال رکھتے تھے وہی بات حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر نظر ہے ✻

اگرچہ ناظرین کرام اس امر سے واقف ہوں گے کہ یہ مہمان کسطرح پر خدا تعالیٰ کی آیات ہیں مگر میں محض اس بنا سے کہ

آیات اللہ کا تکرار بھی ایک آیت ہے

اسکا اظہار کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود پر یہ وحی ہوئی تھی **وَسِّعْ مَكَانَكَ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ** پس اس نشان کے ماتحت ایک ایک آدمی جو اس جلسہ پر آتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ حقہ کی صداقت کا ایک **نشان** ہے ✻

جہاں ہزاروں آدمی جمع ہوں اُنکے لئے انتظام میں بسا قدر دقتیں اور مشکلات پیش آ سکتی ہیں وہ ایک ظاہر بات ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے انتظام نہایت ہی عمدہ اور **کامیاب** تھا۔ یہ نتیجہ ہے حضرت **خلیفۃ المسیح** کی اس تعلیم اور توجہ کا جو آپ جلسہ سے بہت عرصہ پہلے **کارکنوں** کو خطبہ جمعہ میں انتظامی امور کے متعلق دیتے رہے ہیں۔

سب سے زیادہ **قابل قدر** اور **قابل ناز** بات ہے کہ کسی مشکل کے وقت ذمہ دار کارکنوں میں کوئی گھبراہٹ اور **پریشانی** نہ ہوتی تھی ✻ اور ہر شخص نہایت **اخلاص** اور **صدق دل** سے اپنے فرائض کی بجاآوری میں مصروف تھا۔ مجھکو **بٹالہ** کی **استقبالی کمیٹی** کے کام دیکھنے کا تین **یوم** کے وقت موقع ملا اور **نوجوان کارکنوں** کو رات کے بارہ بجے اپنے بستروں میں سے ایک جوش اور **اخلاص** کے ساتھ اپنے **بھائیوں** کی خدمت کیلئے اٹھتے ہوئے دیکھ کر **ایمانی ترقی** نصیب ہوئی۔ کہ جس شخص کی تربیت اور تعلیم نے ایسی مخلص اور میرا جماعت کو پیدا کیا ہے اسکی صداقت کا انکار سوائے ایک ظالم طبع کے کوئی نہیں کر سکتا ✻

انتظام کے ضمن میں اس امر کا اظہار نکرنا ایک امر واقعہ کو چھپا رکھنا ہے کہ جہاں یہ جوش اور اخلاص تھا وہاں اطاعت اور فرمانبرداری کا بھی کمال تھا۔ ہر ماکت اپنے افسروں کی پوری فرمانبرداری

کلام الامام امام الکلام

ذیل میں حضرت **اولوالعزم** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ تازہ کلام درج کیا جاتا ہے جو سالانہ جلسہ کی تقریب پر میرے مکرم بھائی قاسم علی خان صاحب قادیانی راجپوری نے حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں آپ کی دوسری تقریر سے پہلے ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کو پڑھا۔ ایڈیٹر۔

پردۂ زلف دوتا رخ سے ہٹا لے پیارے
چادر فضل و عنایت میں چھپا لے پیارے
نفس کی قید میں ہوں مجھکو چھڑا لے پیارے
تو کہے اور نہ مانے مرا دل! ناممکن
جلد آ جلد کہ ہوں لشکر اعدا میں گھرا
فضل کر فضل کہ میں یکہ و تنہا جاں ہوں
رہ چلے پاؤں نہیں جسم میں باقی طاقت
غیر کو سونپ نہ دیجو کہ کوئی خادم در
دشت و کہسار میں جب آئے نظر جلوۂ حسن
کیوں کروں فرق یونہی دونو مجھے یکساں ہیں
ہو کے کنگال جو عاشق ہو تیرے سلطاں پر
مجھ سے بڑھ کر مری حالت کو یہ کرتے ہیں بیاں
ظاہری دکھ ہو نوالاکھوں ہیں فدائی موجود
ہمکو اک گھونٹ ہی دی صدقہ میں میخانہ کے
گر نہ دیدار میسر ہو نہ گفتار نصیب
فضل سے تیرے جماعت تو ہوئی ہے تیار
قوم کے دل پہ کوئی بات نہیں کرتی اثر
پردۂ غیب سے امداد کے ساماں کر دے

ہجر کی موت سے اللہ بچا لے پیارے
مجھ گنہگار کو اپنا ہی بنا لے پیارے
غرق ہوں بحر معاصی میں بچا لے پیارے
کسکی طاقت ہے ترے حکم کو ٹالے پیارے
پڑ رہے ہیں مجھے اب جان کے لالے پیارے
ہیں مقابل پہ حوادث کے رسالے پیارے
رحم کر کود میں اب مجھکو اٹھا لے پیارے
کر گیا تھا ہمیں تیری ہی حوالے پیارے
تیرے دیوانہ کو پھر کون سنبھالے پیارے
سب سے تر بندہ ہیں گودی میں اٹھا لے پیارے
جو صلے دل کے وہ پھر کیسے نکالے پیارے
منہ سے گو چپ ہیں مگر ہاتھ کلیجے پیارے
دل کے کانٹوں کو مگر کون نکالے پیارے
پی گئے لوگ مئے وصل کے پیالے پیارے
کوچۂ عشق میں جا کر کہ پڑی کیا لے پیارے
حزب شیطان کہیں خبط نہ ڈالے پیارے
تو ہی کھوئے گا تو کھو لیگا یہ تالے پیارے
سب کے سب بوجھ مرے آپ اٹھا لے پیارے

تام کی طرح مرے کام بھی کر دے محمود
تجکو ہر قسم کے عیبوں سے بچا لے پیارے

کر تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ جماعت کی ہمدردی کے خیالوں کے لئے جلد جلد طیار ہو رہے ہیں +

انتظامی امور میں کمزوریوں اور خامیوں کا رہجانا ایک معمولی بات ہوتی ہے لیکن یہ بات تو صرف دوسروں کی توجہ اور تجربہ سے ہی ہو سکتی اور ہو جاتی ہے +

انتظام العمل (پروگرام) جلسہ کا پروگرام پہلے سے شائع کیا جا چکا تھا اسکے موافق عین وقت پر کارروائی ہوتی رہی سوائے جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے جو جلسہ کی انتظام میں پیر سے منہمک اور عدیم الفرصت تھے باقی تمام بزرگوں نے ہی اپنے اپنے وقت پر اپنا مضمون شروع اور ختم کیا۔ میر صاحب کا وقت شیخ عبد الرحمن صاحب فاضل مصری کو دیا گیا تاکہ وہ اپنے مضمون مسئلہ ختم نبوۃ کو پورا کر سکیں +

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ **نظام العمل** پر پوری پابندی سے عمل ہوا۔ مگر مجھے یہ عرض کر دینا چاہیئے کہ **نظام العمل** میں مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے کافی وقت ہونا چاہیئے۔ اور یا اور ہو را مضمون بالکل نہ ہو +

انتظام سٹیج سٹیج کے انتظام میں بہت بڑی ترقی ہو گئی ہے اب داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوتا ہے اور احباب باوجود عشق و محبت کے جذبات کے اپنے جذبات پر ضبط اور علو ہمت کی مشق کر سکتے ہیں اور انتظام کو کامیاب بنانے کے لئے ناظمو نکو پوری مدد دیتے ہیں +

رپورٹیں اور اپیل سالانہ جلسہ کے **نظام العمل** کا ایک حصہ رپورٹیں اور اپیل بھی ہے میں ذاتی طور پر **دو باتوں کا** مخالف ہوں اور میرا بس چلے تو یہ دونوں امور سالانہ جلسہ کے پروگرام سے خارج کر دینے چاہئیں اور انکو **کانفرنس** کے پروگرام میں شامل کیا جاوے **عام طور پر اعداد** کا مضمون خشک ہوتا ہے اور جماعت سلسلہ کے افراد بعض کے لئے جو پیسہ دیتی ہے وہ کسی **اپیل** کی محتاج نہیں۔ ایک حق پرست اور اشاعت حق کے لئے حقیقی جوش رکھنے والی قوم اس امر کی محتاج نہیں کہ اسکو عارضی طور پر محرکات سے صرف نزر کے لئے متوجہ کیا جاوے +

بہر حال یہ سوال **کانفرنس** میں طے ہونا چاہیئے +

جلسہ مستورات مستورات کا جلسہ امسال ایڈیٹر الحکم کے بیان کے مطابق بہت وسیع مکان میں ہوا۔ اور نہایت کامیابی سے ہوا۔ مستورات کے جلسہ کا انتظام حضرت خلیفۃ المسیح نے کلیۃً مستورات کے سپرد کیا تھا۔

مدرسہ مقصد کے لئے آپ نے مستورات کی ایک کمیٹی بلحاظ اماۃ اللہ کے نام سے قائم کر دی تھی۔ ایڈیٹر الحکم کی اس سے بڑھکر کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ ان ایام متبرکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت باوقات مختلف اسکے کمانڈ فرما رہی ہیں حضرت اپنی تشریف آوری سے عزت دے رہے بلکہ ان کے مبارک ہاتھ ہمارے سر پر العرش العظیم کے حضور اٹھے مستورات کی بیعت بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے یہاں لی۔

جلسہ کا بیرونی انتظام میرے مکرم بھائی شیخ حمد صاحب پشیر سب انسپکٹر کے سپرد تھا۔ اور صاحبزادہ **مبارک احمد** صاحب فرائض پر کھڑے ہوئے جب پہرہ دے رہے تھے تو وہ ایسا **اثر انداز** موقع تھا کہ ناممکن تھا کوئی شخص **دیکھے اور اسکے ایمان میں ترقی** نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ **باغ احمد** کے ان نونہالوں کو اپنی دعاؤں کا اعلیٰ اور اکمل نمونہ بنا دے۔ **امین** +

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر سالانہ جلسہ کی اصل جان اور **روح** حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں ہوتی ہیں۔ ان تقریروں میں کیا ہوتا ہے یا یہ سننے سے تعلق رکھنا ہے ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک **فیض** کو جذب کر رہا ہے۔ میں اگلی اشاعت سے ان تقریروں کے انداز کا سلسلہ انشاء اللہ شروع کروں گا۔ مجکو اعتراف ہے کہ یہ **تقریریں** ایسی ہونگی کہ کوئی **جملہ** اور فقرہ ان میں سے نہ رہگیا ہو مگر مجھے یہ یقین ہے کہ انشاء اللہ مفہوم اور مطلب سے دور نہ ہونگی۔ اسلئے ان میں جو کمی رہ گئی ہو وہ میری **کمزوری** کا نتیجہ ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر میں **روانی** اور **آمد** بہت زیادہ ہوتی ہے +

بہر حال

سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم ہو گیا خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اسکے **ثمرات** سے متمتع ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ان ایام میں جماعت کیلئے جو دعائیں کی ہیں وہ ہمارے حق میں قبول ہوں آمین

کلام الامام امام الکلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تازہ نظم جو ۲۶ دسمبر ۱۹۲۲ء کو آپ کی تقریر سے پہلے تادیانی راپپوری نے پڑھکر سنائی۔ ایڈیٹر

پیٹھ میدانِ وغا میں نہ دکھائے کوئی
منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی

حسن فانی سے نہ دل کاش لگائے کوئی
اپنے ہاتھوں سے نہ خاک اپنی اڑائے کوئی

کون کہتا ہے لگی آگ بجھائے کوئی
عشق کی آگ مری لیس لگائے کوئی

صدمہ درد غم و ہم سہہ بجائے کوئی
اس گرفتار مصیبت کو چھڑائے کوئی

رہ ہے شیطان کو جنت نہ بٹائے کوئی
اسکے ملنے کیلئے کسطرح آئے کوئی

اپنے کوچہ میں تو کتے بھی ہیں بجانے شیر
بات تب ہے کہ میرے سامنے آئے کوئی

دعوئ حسن یہاں ہیچ ہے میں تب جانوں
مجھ سے جو بات نہ بن آئے بنائے کوئی

ہجر کی آگ ہی کیا کم ہے جلانے کو مرے
غیر سے ملکے مرا دل نہ دکھائے کوئی

دیدۂ شوق اسے ڈھونڈھ ہی لے گا آخر
لاکھ پردوں میں بھی گو خود کو چھپائے کوئی

گر ذرہ مگر کے اٹھا نہیں بھلا کیا حاصل
خاک آلودہ برادر کو اٹھائے کوئی

خفگی دو چار دنکی تو ہوئی پہ یہ کیا
سالہا سال مجھے منہ نہ دکھائے کوئی

جرعۂ بادۂ الفت جو کبھی مل جائے
وحشت رند کو ہمدم نہ سجھائے کوئی

تشنگی میری نہ یا لو بجھے گی ہرگز
خم کا خم لیکے مرے منہ سے لگائے کوئی

خلق و تکوین جہاں راست پہ سچ پوچھو تو
بات تب ہے کہ مری بگڑی بنائے کوئی

دیدۂ دل تو بھلا شرم رہی کیا باقی
ہمتو جانینگے بلا ہمتہ بلائے کوئی

قربہ اُس کا نہیں پاتا نہیں پاتا **محمود**
نفس کو خاک میں جب تک نہ ملائے کوئی

اس سال کیلئے ہمارے پروگرام کا جزو اعظم کیا ہوگا

اتحاد فی الجماعۃ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین خطبہ جمعہ کی روشنی میں

۵ جنوری ۱۹۲۳ء کے خطبہ الجمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جس امر اہم کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ **اتحاد فی الجماعۃ** ہے + چونکہ یہ امر خصوصیت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس **سال جدید** کے لئے جماعت کے **نظام العمل** میں رکھا ہے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے الفاظ میں جلد سے جلد جماعت کو پہنچا دوں۔

جلسہ کے بعد سے حضرت کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے ناساز رہی ہے اور اسوقت تک بھی کھانسی کی شکایت ہے لیکن جماعت کے **مفاد** اور **بھلائی** اور **بہبودی** کے مقابلہ میں آپ اپنی **صحت** کی چنداں پروا نہیں فرماتے باوجودیکہ بارہا کھانسی اُٹھتی تھی لیکن آپ نے خطبہ جمعہ فرض پڑھا + اور جماعت کو **اتحاد فی الجماعۃ** کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ سال نو کے آغاز میں قدرتی طور پر انسان اپنے گزشتہ **اعمال** کا ایک سرسری محاسبہ کرتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اپنا ایک پروگرام تجویز کرتا ہے اس **اصل** کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہمارا **پروگرام** تو بنا بنایا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جن **دانس** کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے بس ہماری زندگی کا **نصب العین** اور **مقصد و حید** تو یہی ہے کہ

ہم خدا کے فرمانبردار بندے بنجائیں

اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا ذریعے اور اسباب ہیں انکی تفصیل میں اسوقت جانیکی ضرورت نہیں مگر ایک نہایت ہی **ضروری امر** یہ ہے کہ اس سال کیلئے ہم سب کے سب ملکر یہ کوشش کریں کہ

جماعت میں اتحاد و اتفاق ہو

اتحاد فی الجماعۃ بہت بڑی نعمت اور برکت ہے اور خدا تعالیٰ کے بہت سے فضل جماعت کی حالت پر متبدل ہوتے ہیں یہ وحدت اور اتحاد ہمیشہ

شخصی قربانیوں سے حاصل ہوتا ہے

اسلئے تم شخصی قربانیوں کی عادت ڈالو قومی **مفاد** کے لئے **شخصی قربانی** لازمی چیز ہے بظاہر ایک شخص کو اپنے خیالات اور **مفاد** کی قربانی مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ کوئی مشکل بات نہیں اگر ہم غور کریں کہ خدا کی بات اگر نہ ہوئی تو کیا ہوتا؟ تو معلوم ہو گا کہ بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم خود انکو نہایت اہم اور ضروری خیال کر لیتے ہیں در اصل وہ اسقدر نہیں ہوتی ہیں اور ان کے بغیر بھی

وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔ نہایت ضروری اور اہم تو یہی چیز ہے جو ہماری زندگی کا

نصب العین ہے اور وہ عبودیت کا حصول ہے

جس جس قدر انسان خدا تعالیٰ کا فرمانبردار اور عبد بنتا جاتا ہے اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور اس قرب کے ساتھ ہی وہ **مخلوق الٰہی** کے ساتھ بھی اپنے تعلقات ہمدردی محبت اور اخوۃ کے بڑھاتا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت ہو اس سے تعلق ہو اور اسکی مخلوق سے نفرت اور عداوت ہو۔ بلکہ تو ایسا مقام ہے کہ انسان خطرناک سے خطرناک دشمن کی بھلائی اور بہتری کی تڑپ بھی ایسے موقعہ پر اپنے اندر پاتا اور محسوس کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو دیکھو ایکسقدر اسے دشمنی کی جاتی ہے اور کسقدر مخالفت ان کی ہوتی ہے مگر خدا کی مخلوق کے ساتھ ان کی محبت باوجود اسقدر عداوت کے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنکو خدا تعالیٰ نے

رحمۃ للعالمین

بنا کر بھیجا اس مقام میں سب سے **افضل** اور **اکمل** تھے دیکھو مخلوق کے ساتھ اسقدر ہمدردی اور محبت آپ کو تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے **فرمانبردار ہو جائیں** جو درد اور تڑپ آپ کو تھی خدا تعالیٰ نے خود اس کا اظہار فرمایا

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

یعنی کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر دیگا کہ یہ مؤمن نہیں ہوتے۔ اب یہ درد اور تڑپ کیا آپ کو ابوجہل عتبہ اور شیبہ ہی کے لئے نہ تھی؟ ضرور تھی۔ باوجودیکہ وہ خطرناک دشمن آپ کے اور آپکی جماعت کے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے بھی ہمدردی اور نفع رسانی کا **جوش** تھا اور یہ حقیقت اس **قرب الٰہی** کی وجہ سے پیدا ہوئی جو آپ کو اللہ جل شانہ سے تھا پس خدا تعالیٰ کے قرب کی یہ **ایک علامت بھی ہے اور ذریعہ بھی ہے** کہ انسان خدا کی مخلوق کے ساتھ محبت اور ہمدردی کرے پس اگر تم دیکھو کہ خدا کے **بندوں** کے ساتھ تمہاری **ہمدردی** اور **محبت** اور تعلق کم ہوتا ہے تو یاد رکھو کہ تم **خدا سے دور جا رہے ہو** اگر اس میں ترقی ہو رہی ہے تو قرب الٰہی میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ پھر اگر یہ ہمدردی اور محبت ان لوگوں سے اور بھی زیادہ ہوتی ہے جو ایک ہی سلسلہ میں ہوں۔ پس آپس میں محبت اور تعلقات کو مضبوط کرو۔ اس محبت اور تعلق کے بڑھانے کے لئے

شخصی مفاد کی قربانی بہت بڑا ذریعہ ہے

اسلئے جماعت اور سلسلہ کے مفاد و اغراض کو مقدم کرو۔ ہمدردی کیلئے اپنے اتنی مفاد اور خیالات کی قربانیاں لازم سمجھو جبتک یہ بات نہیں ہوتی **جماعت** کے برکات اور فیوض میں ایک ریک ہوتی ہے اسلئے اس سال جدید کے ساتھ تم ایک عزم اور ہمت کے ساتھ کوشش کرو جماعت **اتحاد** باہمی میں ترقی کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کی اس خواہش کو جو سراسر ہمارے ذاتی مفاد اور بھلائی کیلئے ہے۔ پورا کریں

آمین ثم آمین

میں نے خطبہ جمعہ کے **مضمون** کو اپنے الفاظ میں جماعت کو جلد سے جلد پہنچانے کی کوشش کی ہے تاکہ اسپر فوراً عمل شروع ہو جائے *

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی اور بخار کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ احباب مستقل طور پر اپنے آقا کی صحت و کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں * ایک نہایت ضروری تصنیف بھی آپ کر رہے ہیں۔

(۲) مولوی محمد دین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام و اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انشاء اللہ العزیز ۱۰ جنوری ۱۹۲۳ء کو امریکہ جانے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ تیرے مکرم بھائی مفتی محمد صادق صاحب انکے پہنچنے پر ہندوستان واپس تشریف لائیں گے۔ احباب اذکار اماً ہر دو بزرگوں کے بعافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں *

(۳) سالانہ جلسہ کی تعطیل کے بعد **مدرسہ احمدیہ** اور تعلیم الاسلام کھل گئے ہیں *

(۴) احمدیہ سٹور کے حسابات کی پڑتال تحقیقاتی کمیٹی نے شروع کر دی ہے

(۵) جنوری ۱۹۲۳ء کو بعد نماز عصر مولوی **محمد دین** صاحب **مبلغ امریکہ** کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مکرمی مولوی عبدالسلام عمر خلف الرشید حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ کے زیر اہتمام ایک وداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ (باوجودیکہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی اور کسی قدر بخار بھی تھا) تشریف فرما تھے * قادیان کے اکثر بزرگ مدعو تھے * بورڈنگ ہوس کے ڈائننگ ہال میں نہایت عمدگی سے انتظام کیا گیا تھا۔

چاء نوشی کے بعد صلاح الدین نامطالب علیم نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ ازاں بعد مولوی علی محمد صاحب مدرس نے اساتذہ کی طرف سے اور مکرمی مولوی **عبدالسلام** عمر نے طلباء کی طرف سے ایڈریس پڑھے اور مولوی محمد دین صاحب نے جوابی تقریر کی آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نہایت ہی مؤثر اور سبق آموز تقریر فرما کر دعا کی اور اسپر یہ خالص دینی جلسہ ختم ہو گیا۔ کسی قدر تفصیل انشاء اللہ اگلی اشاعت میں کہا جائیگا۔ ۷ جنوری ۲۳ء کو مولوی محمد دین صاحب اپنے مبارک سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو اور اس مبارک مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین *

مجاہد مصر کی مدد کرو

مجاہد مصر عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب نے **تاریخ مالابار** کا پہلا حصہ لکھا تھا جسکو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی پسند فرمایا ہے۔ اس کتاب کی کوئی دو سو کے قریب کاپیاں دفتر الحکم میں موجود ہیں ایک کاپی کی قیمت ۱ ہے جو احباب اس کتاب کو خریدنا چاہیں گے وہ نہ صرف اپنی کتب خانہ میں سلسلہ کی تاریخ کے ایک جزو کا اضافہ کرینگے بلکہ

مصر میں تبلیغ سلسلہ کے کام میں معاون بھی ہوں گے

میں نہیں سمجھتا کہ اس نفع بخش تحفہ میں کسیکو تامل ہو۔ انجمنیں توجہ کریں صرف ۲۰ انجمنیں اسمیں حصہ لے سکتی ہیں *

عرفانی دفتر الحکم قادیان

ایک بہت بڑی قومی ضرورت

سالانہ جلسہ پر جس قدر احباب آئے تھے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ جلسہ گاہ ہرگز کافی نہ تھا باوجودیکہ ہر سال پہلے سال کی نسبت کچھ اضافہ کیا جاتا ہے مگر وقت پر جگہ کی تنگی کی شکایت واقعی ہوتی ہے اس مرتبہ تو حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت تو اسقدر کشاکش تھی کہ اگر وقت پر انتظام نہ کیا جاتا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح پلیٹ فارم کے ایک کونہ پر کھڑے ہو کر انتظام کو قائم رکھنے میں اپنی قوت جاذبہ کا اثر نہ ڈالتے تو اندیشہ تھا کہ بعض آدمی کچلے جاتے۔ ایسی حالت میں یہ ناگزیر ہے کہ **جلسہ گاہ** طیار کیا جاوے اور آئندہ سال کا جلسہ اسی جلسہ گاہ میں ہو۔ بڑھنے والی جماعت کی ضرورتوں کا بڑھنا ایک لازمی امر ہے اسلئے **تحریکوں** سے گھبرانا ایک قسم کی کمزوری ہے * جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور و مرسل سے یہ وعدہ فرمایا کہ **یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا** اور **وَسِّعْ مَکَانَکَ** کا ارشاد ہوا تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان **فوجوں** کیلئے مکانات کا انتظام نہ ہو۔ یہ سب کچھ ہوگا اور مولیٰ کریم خود اسکے لئے بھی سامان مہیا فرمائیں گے مبارک ہوں گے وہ لوگ جنکے ذریعہ یہ ضرورتیں پوری ہوں گی کیونکہ وہ **نصرت الٰہی** کے مظاہر ہوں گے۔ چونکہ **سالانہ جلسہ** بجائے خود ایک مستقل صیغہ ہو گیا ہے اسکے لئے بجائے سال آخری مہینوں میں کام کرنیکے ضروری ہے کہ تمام سال کام ہوتا رہے اور جس جس قسم کی ضروریات کا احساس ہو اسکی تکمیل کی ابھی سے کوشش کی جاوے *

اسوقت سب سے بڑی ضرورت جلسہ گاہ کی ہے۔ عارضی جلسہ گاہ ہر سال کچھ نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اگر **مستقل جلسہ گاہ** کی بنیاد رکھی جا کر کام شروع ہو جاوے تو اگر ایک سال میں نہیں تو دو تین سال میں ہی انشاء اللہ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی اسلئے میں ناظرین الحکم کو جہاں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس **کار خیر** میں شریک ہونیکے لئے آمادہ ہو جاویں وہاں ناظمان جلسہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے اس کام کے شروع کرنے کا تہیہ کریں۔ یہ جلسہ گاہ کم از کم ایسا ہونا چاہیئے جس میں دقت سے اندازاً **بیس ہزار آدمی** سکیں اور اسکا ازبھی گونجے نہیں * اس سے کم کے لئے طیار نہ کیا جاوے اور اسکا تخمینہ وغیرہ تجویز کر کے اسکا اعلان کیا جاوے۔ یہ یقینی امر ہے کہ خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے والی جماعت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رہنے دیگی۔ یہ تحریک ایسی نہیں کہ اسکی ضرورت کا کسی کو انکار ہو سکے *

سرپرستان الحکم یاد رکھیں

آپ کے خادم قدیم نے اپنے اصل کام کو شروع کر دیا ہے اخبار کا بقایا آپ کی توجہ چاہتا ہے بقایا اور پیشگی کتب کی وصولی کا سلسلہ جاری کر دیا ہے وہ جلد وصول کریں بدا گانہ اطلاع نہ دی جائے گی۔ عرفانی

* آج ۱۰ جنوری کو قبل ظہر ۹ بجے ہی یاد دی دی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور نایاب تحریریں

الحکم کی خصوصیات میں انشاء اللہ العزیز یہ بات خصوصیات سے داخل رہے گی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں کو شائع کرتا رہے گا۔ جو اب تک بھی شائع نہیں ہوئیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے قلم کے لکھی ہوئی ہیں۔ یہ تحریریں عام طور پر آپ کے زمانہ بعثت کے قبل کی ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں آپ کی وہ تحریریں بھی شائع ہو سکتی ہیں۔ جو بصورت مکتوبات ہیں۔ اور زمانہ بعثت کی ہیں۔ یہ اخلاقی ذمہ داری ہر شخص کو محسوس کرنی چاہیئے۔ کہ بلا میری اجازت کے وہ ان کو کتابی صورت میں چھاپ نہیں سکتا۔ چونکہ یہ تحریریں صرف الحکم ہی سے مخصوص ہونگی اسلئے احباب کو چاہیے۔ کہ الحکم کے دائرہ اشاعت کو وسیع کریں۔ (ایڈیٹر)

اصلاح نفس

نفس سے بہت سی آفات ہیں۔ بعض آفات قوت نظریہ کے تکمیل سے دور ہوتی ہیں۔ اور بعض آفات قوت عملیہ کے تکمیل سے دفع ہوتی ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ جو اہل استدلال قوت نظریہ کے تکمیل کے طرف متوجہ ہیں۔ اور اہل تصوف قوت عملیہ کے تکمیل کی طرف متوجہ ہیں۔ اب بطور نمونہ کے ہم ان آفات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو انسان کو مقصد عظمےٰ تک پہونچنے کے سد راہ ہیں۔ اور بجز تکمیل قوت عملیہ کے دور نہیں ہو سکتے یعنی ان کے دور کرنیکے لئے ورزش اور ریاضت درکار ہے محض علم صحیح سے اُن کا دور ہونا مشکل ہے۔

ایک آفت یہ ہے جو خلقت سے نہایت درجہ مانوس ہوتا ہے۔ پس علاوہ تکمیل قوت نظریہ کے اس کا عملاً علاج یہ ہے۔ جو اپنے ہر یک معاملہ میں خدا کے ساتھ اخلاص اور توکل اور حضور کی ایسی ورزش کریں۔ کہ ایسے حالت ہو جائے۔ کہ گویا خلقت کا وجود ہے ہی نہیں۔ اس عادت ڈالنے سے خدا کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے گی۔ اور خدا نظر آئیگا۔ اور خلقت فانی نظر آئے گی۔ ایک دوسری آفت ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی ایسی رعایت رکھتا ہے۔ کہ حقوق خلقت کے فوت ہو جاتے ہیں۔ جب یہ عادت آفت کے درجہ پر پہونچ جائے۔ تو اسکے لئے بھی ورزش قوت عملیہ کی درکار ہے اور صرف نظر سے دور نہیں ہو سکتے۔ اور وہ ورزش یہ ہے۔ جو خلقت کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی عادت ڈالی جو گویا نفس موجود ہی نہیں۔ یؤثرون علےٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ اس عادت سے نفس اور ظلمت اس کی دور ہو جائے گی۔ اور نور معرفت اور قرب کا چمک اُٹھے گا۔ یہ علاجات بالمجاہدہ ہیں۔ یعنی بطریق ریاضت علاج ہے۔ جیسا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ بطریق ریاضت ہماری معرفت کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔ اور جیسا فرمایا ہے۔ اصبروا وصابروا ورابطوا اور جیسا فرمایا والعٰدیٰت غرقاً۔ اسی طرح اس نے فرمایا ہے۔ جو ریاضت کشی اپنا پیشہ کر۔ اور بلاؤں کو اٹھاتا ورزش کر اور درد پر درد اور غنا پر غنا اٹھا۔ کیونکہ بہت سے آفات نفس ہیں۔ جو ان کا دور ہونا تکمیل قوت عملیہ پر ہی موقوف ہے۔ جیسا فرمایا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی بغیر اسکے جو قوت عملیہ میں کامل درجہ پر پہونچیں۔ مجرد استدلال موجب فلاح تمام نہیں ہو سکتا۔

اور جیسے تکمیل قوت عملیہ کی ورزش اخلاق فاضلہ پر موقوف ہے۔ جو مرض حادث کے اضداد ہوں۔ اسی طرح کثرت تذکر اور تفکر بھی موقوف ہے۔ یعنی ذکر الٰہی میں بکثرت مشغول رہنا۔

اور ایک اور تکمیل قوت عملیہ کے لئے علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ جو اہل عمل کی صحبت میں رہنا۔ اور طریقہ عمل کا ان سے سیکھنا کیونکہ ہر یک عمل میں کئی دقائق مخفیہ ہوتے ہیں جو بغیر تعلیم صاحب ریاضت کے اس کا کہنا کچھ آسان نہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ اور اس کے لئے فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی اگر تم صدق دلی سے خدا سے پیار کرتے ہو۔ اور چاہتے ہو۔ کہ جذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑ لے۔ سو آؤ۔ تم میری پیروی کرو۔ کہ اس سے جذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑے گا اور تم خدا کے محبوب ہو جاؤ گے۔ یعنی اس کی محبت میں کھوئے جاؤ گے۔ سو آنحضرت کا کیا کام تھا۔ یہی تھا۔ جو مایوحی علیہ کی پیروی تھی۔ سو اس آیت کا اصل یہی ہے۔ جو تم قرآن پر پورا پورا عمل کرو۔ کہ اسی سے جاذبہ محبت الٰہی تم کو پکڑے گا نہ کسی اور ذریعہ سے نہیں۔

اور ایک اور تکمیل قوت عملیہ کے لئے علاج ہے۔ جو نفس کو اتباع لذات نفسانیہ سے روکنے کی ورزش دی جائے۔ کیونکہ جب تک مقصود عظمےٰ لذت نفسانی ہیں۔ ممکن نہیں جو اصلی مقصود کا راستہ کھلے۔ پس یہ ورزش محض اس غرض سے ہے کہ تا لذات نفسانی مقصود عظمےٰ نہ رہیں۔ بلکہ وسایل مقصود عظمےٰ کے ہو جائیں۔ اور اسی پر تنبیہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یاکلون کما یاکل الانعام والنار مثوی لھم یعنی چارپاؤں کی طرح کھاتے پیتے کو ہی مقصود عظمےٰ ٹھہراتے ہیں اور اصلی مقصود سے غافل ہیں۔ اور اس ورزش کے حاجت اس جہت سے ہے۔ جو انسان بالطبع لذات نفسانی کی طرف مایل ہے اور بباعث غفلت زمانہ دراز کے اُن لذات کا عادی بھی ہے۔ تو اس صورت میں جب تک اس عادت کے قلع قمع کرنیکے لئے ورزش نہ کی جائے۔ تب تک کیونکر وہ عادت مستمرہ دور ہو۔ اسی ورزش کے لئے طریقہ صیام مقرر ہوا۔

تیسری تکمیل قوت عملیہ کے لئے یہ علاج ہے۔ جو نفس کو اخلاق فاضلہ کی ورزش دی جائے۔ یعنی ایسے اخلاق جو مرض حادث کے اضداد ہوں۔ مثلاً اگر طبیعت میں بخل پایا جاتا ہے تو سخاوت کرنیکی عادت ڈالی جائے۔ اور اگر طبیعت میں حسد کی عادت ہو تو خیر خواہی کی عادت ڈالی جائے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیک کاموں کی عادت ڈالنے سے بد کام دور ہو جاتے ہیں۔

چوتھی تکمیل قوت عملیہ کی اس سے ہوتی ہے۔ جو ذکر اور فکر الٰہی کو بکثرت استعمال میں لایا جائے۔ کیونکہ کثرت ذکر اور فکر سے بھی نفس توجہ اللہ کے لئے عادی ہو جاتا ہے۔ اور غفلت دور ہو جاتی ہے۔ والذاکرین اللہ کثیرا۔

پانچویں تکمیل قوت عملیہ کی اس سے ہوتی ہے۔ توحید پر قایم ہونے کے لئے دو قوتوں کی تکمیل ضروری ہے۔ اور تکمیل قوت نظری۔ کیونکہ جب تک قوت نظری کی تکمیل نہ ہو۔ خدا کی ذات اور صفات پر یقین نہیں آسکتا۔ اور تکمیل قوت عملی اور تکمیل قوت عملی سے یہ مراد ہے۔ کہ جو کچھ علم ذات و صفات باری تعالےٰ بذریعہ نظر اور فکر کے حاصل ہوا ہے۔ وہ ایسا بلکہ تام ہو جائے۔ جو ہر وقت ذات باری تعالےٰ کی دل میں مستحضر ہے۔

آئینہ دینداری

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا پنجابی نظم میں ترجمہ نہایت عمدہ کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو پڑھنی چاہئے۔ تاکہ وہ پیارے نبی کے پیارے ارشادات کی تعمیل کر کے۔ منشی جمنا بخش صاحب اسلامی ملتان ہے

مجاہد مصر کا سفرنامہ

نمبر دوم

ناظرین اخبار اس دلچسپ سفرنامہ کے لئے
الحکم کے خیال کو احتیاط سے رکھیں۔ (ایڈیٹر)

عدن

صبح ہوئی لوگ کھانے کمانے میں مشغول ہو گئے۔ کہ جلد جلد کھانا پکا کر عدن کے لئے تیاری کریں۔ کوئی بستر باندھ رہا تھا۔ کوئی ٹرنک بند کر رہا تھا کوئی کوئی نہانے کی فکر میں۔ کوئی انگریزی لباس کی فکر میں۔ میں بھی سب فکروں سے پاک ہو کر احسانات الٰہی کی تلاش کر رہا تھا۔ کہ اس کا کیسا شکر ہے۔ اس کا کیسا احسان ہے۔ اس نے کیسی کیسی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کر دیں۔ اور کیسی کیسی سہولتیں پیدا کر دیں۔ اس نے سمندروں کو مسخر کیا۔ اس نے ہواؤں کو مسخر کیا [illegible] پیدا کیا۔ اس نے جہازوں کے بنانے کی [illegible] میں جب کہ احسانات الٰہی کی تلاوت میں مشغول [illegible] بڑے زور سے اختیار الحمد للہ رب العالمین نکلا اس کے ساتھ ہی میری توجہ اس طرف پھر گئی۔ کہ خدا کے احسانات جو پہلے گنائے تو بے شک واجب ہے۔ پھر ہم کو کیوں جتلایا گیا۔ کہ میں محسن الکل اور رب العالمین ہوں چند لمحے میں اسی سکتہ کی حالت میں رہا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ میرا ذہن نئے علوم کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور فضائی تجلیات میرے ذہن میں اور دماغ میں جلوہ فرما ہو گئیں۔ مجھے علم دیئے گئے۔ اور میں نے سمجھ لیا۔ کلام بالکل حق اور درست ہے۔ میری سمجھ میں اس امر کا اضافہ کیا گیا۔ کہ انسان کی خاطر سے یہ سب عالم بنائے گئے ہیں اس کی آنکھ بنائی ہے۔ تو اس کے دیکھنے کے لئے ہزاروں خوبصورت منظر پیدا کئے۔ پس ان منظروں کا عالم وجود میں لانے کا باعث انسانی آنکھ تھی۔ مثلاً خوبصورت پھول بنائے گئے۔ اب ان پھولوں کی خاطر ان کی بیلیں یا انکے درختوں کی پرورش ہو رہی ہے۔ تاکہ اس بیل سے پھول پیدا ہو۔ جو انسانی آنکھ کو خوش کر دے۔ پھر وہ ایک قسم کے نہیں بنائے گئے۔ کیونکہ انسانی طبیعت ایک ہی چیز پر قانع نہیں ہوتی۔ اس لئے مختلف رنگوں کے مختلف [illegible] کے مختلف موسموں کے بنا دیئے۔ پھر رب خدا نے دیکھا کہ آنکھ بغیر نور کے دیکھ نہیں سکتی اس نے سورج۔ چاند۔ روشنی۔ بجلی وغیرہ چیزیں پیدا کر دیں اور ان سب کی ربوبیت محض اس لئے فرمائی۔ کہ انسان کی آنکھ دیکھ سکے۔ پھر نہ صرف اسی پر بس کیا گیا۔ مثلاً پھولوں کے قیام کیلئے درخت یا بیلوں کی ربوبیت کی۔ پھر ان کے قیام کیلئے جن چیزوں سے ربوبیت کی۔ ان چیزوں کے قیام کے لئے اور بھی چیزیں بنا دیں۔ اور ان کے قیام کیلئے اور اسی طرح سے یہ سلسلہ روشنی سے تاریکی کی طرف جاتے جاتے ہماری نظروں سے نہاں ہو گیا۔ کہاں تک یہ علم چلتے چلے ہیں۔ لیکن انتہا ان سب کی کیا تھی۔ کہ انسان کی آنکھ اچھے منظر دیکھے۔ اس نے خوبصورت درختوں کو پیدا کیا۔ خوبصورت منظروں کو بنایا۔ اور سب کی ربوبیت انسان اور محض انسان کے لئے فرمائی۔ اس نے اگر تاک دی تو اس کے سونگھنے کے لئے ہزاروں قسم کی خوشبوئیں پیدا کر دیں۔ پھر ان خوشبوؤں کے قیام کے لئے ان کی ربوبیت فرمائی۔

اگر منہ دیا اور زبان بولنے کو دی۔ تو ان سے مختلف قومیں بنا کر ان کو مختلف زبانیں سکھا دیں۔ تاکہ زبان طرح طرح کے کلمات بول کر خوش ہو۔ اگر کھانے کی ضرورت رکھی تو اس کے ساتھ ہی ہزاروں قسم کے کھانے پیدا کر دیئے۔ کوئی پرندوں کی شکل میں ہے۔ کوئی چرندوں کی شکل میں ہے کوئی دریائی جانوروں کی شکل میں۔ کوئی مٹھائیوں کی شکل میں۔ کوئی سبزیوں کی شکل میں۔ غرض کس قدر گنوں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے۔ مثال کے طور پر جب آنکھوں کے سامنے بکرا آ گیا۔ جس کو ہم کھاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے درخت بنا دیئے۔ زمین سے گھاس اگا دیئے۔ گھاس اور درختوں کی پرورش کے لئے اور سامان پیدا کر دیئے۔ پھر ذائقے مختلف قسم کے رکھ دیئے۔ تاکہ ایک ہی قسم کے ذائقے سے انسان اکتا نہ جائے۔ اس کو کپڑوں کی ضرورت ہوئی۔ کس قدر قسمیں خود ہی ایجاد کر دیں۔ جنگلوں میں ہانس پیدا کر دیئے۔ روئی کے درخت پیدا کر دیئے۔ ریشم پیدا کرنے کے لئے کیڑے بنا دیئے۔ اون کے لئے اونی جانور سوجوڑ کر دیئے۔ غرض جسم کے جتنے حصے۔ جتنے طاقتیں ہر ایک کے لئے ہزاروں ہزار چیزیں بنا دیں۔ پھر ان کے قیام کے لئے کیا کچھ نہ بنایا یہ سلسلہ تو لمبا ہی ہوتا چلا جاتا۔ میں اس کشف سبحانی میں اس قدر محو ہوا۔ کہ میرے دوست آسمال صاحب نے آ کر کہا سردار جی کھانا تیار ہے۔

غرض اس کی حمد کی اور کہا۔ کہ سچ ہے۔ کہ انسان کو اس لئے بھی خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ انسان کی خاطر نہاں در نہاں مخلوقات کی پرورش کر رہا ہے۔ کہا کہا یا۔ لوگ عدن کا نظارہ دور ہیوں سے کر رہے تھے مگر ابھی عدن بہت دھندلی شکل میں تھا۔ میرا دل بھی ایک عجیب کیفیت میں تھا۔ ذوق شوق سے آنکھیں عدن کی دیواروں کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد عدن کی عمارت پہاڑی اٹھنے لگی۔ خدا کا شکر کیا یا دتوں کے بعد آج خشکی کی شکل دیکھی۔ جہاز کی رفتار آگے کی نسبت سست ہو گئی۔ عدن کے دیکھنے کا شوق تیز ہو رہا تھا۔ تا کہ جلد جا کے وہ زمین دیکھوں۔ جس پر میرے آقا کی زبان بول جاتی ہے۔ میں اس زمین کے اوپر اتروں جس میں مسلمانوں کی بستیاں ہیں۔ میں وہ زمین دیکھوں۔ جس میں لا الہ الا اللہ کے نعرے لگا کرتے تھے۔ ہندوستانی دوستوں نے انگریزی سوٹ بدل لئے۔ میں نے بھی ہندوستانی لباس تبدیل کر لیا۔ میں ان سب میں اپنے آپ کو اس لباس کی وجہ سے ممتاز پاتا تھا۔

جیسے جیسے کنارہ نزدیک آ رہا تھا۔ میرا دل اچھل رہا تھا۔ غرض دور دامن کوہ میں سے ایک بلڈنگ بنگلہ نما نظر آئی۔ اور ایک سفید منہ نارنجی ہوس نظر آیا۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ابھی آدھ گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ جہاز کی طرف ایک بہت بڑی تیزی سے آتا ہوا معلوم ہوا۔ اس لانچ میں سے ایک انگریزی بحری افسر اترا جسنے کہ ہمارے جہاز کے کپتان سے۔ جہاز کی کمان لی۔ تاکہ اس کو بندرگاہ میں لے جائے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد کنارہ دھندلی سے نظر آنے لگا۔ عدن کی بندرگاہ پر ایک بہت بڑا جہاز کھڑا تھا۔ معلوم ہوا کہ نارتھ بروک جہاز ہے جو تہذیب وہ ویلز کو لایا تھا۔ جب ہم بندرگاہ کے قریب پہنچ گئے۔ تو ایک اور لانچ آیا جس میں ڈاکٹر صاحب تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اترنے والوں کا معائنہ کیا۔ اور چلے گئے۔ اسی اثنا میں بہت سی کشتیاں سامانی لڑکے اور سوالی لوگ لے کر جہاز کے گرد آ گئے۔ وہ عجیب نظارہ تھا۔ کالے کالے لڑکے گھنگرالے بال اپنی کشتیاں دوڑا رہے تھے۔ جہاز بندرگاہ سے کھڑا ہو گیا۔

عدن کی بندرگاہ کچی ہے۔ اور جہاز گودی میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ سمندر میں فاصلے پر کھڑے ہوتے۔ اتنے میں پولیس افسر آئے۔ جن کے بدن پر خاکی وردی تھی۔ اور سر پر گول کالی ٹوپی تھی۔ انہوں نے پاسپورٹ ملاحظہ کئے ہم نے بھی ان سے شہر دیکھنے کی اجازت مانگی۔ جو خوشی سے دیدی گئی ایک سوالی لڑکا جو لنگوٹی باندھے ہوا تھا۔ جہاز کے نیچے سے پکار رہا تھا۔ سمندر کے کنارے انگریزی توپیں اس کثرت سے چڑھی ہوئی تھیں۔ کہ انگریزی شان کا اظہار کر رہی تھیں۔ حضرموت اور بربر کے جانے والے اس جگہ سے جہاز بدلتے ہیں۔ تجارت کی بڑی جگہ ہے۔ ہم نارتھ بروک جہاز کے نیچے سے گزرے۔ اس کے اندر دو سکھ پنٹر رنگ کر رہے تھے جب ہم بندرگاہ پر پہنچے۔ کشتی بان نے جھگڑا کرنا چاہا۔ مگر پولیس مین جو کنارے پر کھڑا تھا۔ اس نے سخت ڈانٹ بتلائی اور سرکاری ریٹ اس کو بتا دیا۔ جو کہ ۴ روپے کس تھا۔ باوجودیکہ کشتبان دس بوٹ۔ سن کر بے اختیار ہنسی آ گئی بہت سے عربی بولتے تھے۔ اور بہت سے انگریزی کے فقرے۔ ہم بھی کشتی میں اترے۔ اور نو دن کے بعد خشکی پر قدم رکھنا چاہا۔ دل میں بہت خوشی تھی۔ سامنے بڑی بڑی عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف کارنیش بنی ہوئی تھی سمندر ہی میں یہ ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ وہاں چند مکان بنا رکھے تھے۔ جو خوبصورت ہیں۔ اور انجمن مسافرخانہ کہا جاتا ہے۔